

جناب نوید مسعود ہاشمی *

جناب زرداری اور دارالعلوم حقانیہ

سابق صدر آصف علی زرداری کہ جو فوج کی ایمنٹ سے ایمنٹ بجا دینے کی دھمکی دیکراژن چھو ہو گئے تھے، نے طالبان سے قربت رکھنے والے مدرسے دارالعلوم حقانیہ کو 30 کروڑ روپے کی خطیر رقم دینے پر تشویش اور مایوسی کا اظہار کیا ہے، سابق صدر نے یہ الزام عائد کیا کہ یہ مدرسہ نہ صرف یہ کہ نجی جہاد کو فروغ دینے کیلئے مشہور ہے بلکہ دارالعلوم حقانیہ کے سربراہ طالبان کے ہمدرد کی حیثیت سے بھی شہرت رکھتے ہیں۔ امریکی پٹاری کے دانش فروشوں اور سیکولر لادین عناصر کا اس حوالے سے داویلا زیادہ قابل توجہ اس لئے نہیں تھا کیونکہ پاکستانی قوم ان کے مشکوک کردار و افعال سے بخوبی واقف ہے اور یہ بھی جانتی ہے کہ پاکستان میں موجود صہیونی طاقتوں کے ایجنٹوں سے دینی مدارس، مساجد بلکہ مذہب اسلام کے احکامات کے حوالے سے بھی کسی قسم کی خیر کی توقع رکھنا ”سائد“ سے دودھ نکالنے کے مترادف ہے، لیکن آصف علی زرداری چونکہ پاکستان کے سابق صدر رہ چکے ہیں اس لئے اس حوالے اس ان کی ”تشویش“ پر مجھے بھی سخت تشویش لاحق ہو چکی ہے۔ اب مجھے بھی احساس ہو رہا ہے کہ خیر پختونخواہ میں، پرویز خٹک کی حکومت نے بقول زرداری طالبان کے ہمدرد مدرسے کو 30 کروڑ روپے فنڈ جاری کر کے زیادتی کی ہے۔

خیر پختونخواہ کی حکومت کو چاہیے تھا کہ وہ دارالعلوم حقانیہ کی بجائے پیپلز امن کمیٹی لیاری کے سرپرست اکابرین کو یہ فنڈ جاری کرتی۔ لیاری گینگ دار کے دہشت گرد تیار کرنے والی سیاسی ”نرسوں“ کے زعماء کو فنڈ جاری کرتی، دارالعلوم حقانیہ کا قصور تو بنتا ہے کیونکہ نہ ڈاکٹر عاصم کی طرح کا ”دیانتدار“ نہ شرجیل انعام مین جیسا بھگوڑا، نہ حسین حقانی جیسا غدار، نہ ذوالفقار مرزا جیسا خونخوار، نہ عزیز بلوچ جیسا بدنام زمانہ قاتل اور نہ ماڈل لیان علی جیسی ڈالر گرل ان میں سے کسی ایک کو بھی تو اس مدرسے نے تیار نہیں کیا، پرویز خٹک کو چاہیے کہ وہ اس ”حرم“ کی وجہ سے دارالعلوم حقانیہ کے 30 کروڑ روپے کے

فڈ روک کر ان یونیورسٹیوں کو جاری کر دیں کہ جن یونیورسٹیوں نے ”الذوالفقار“ کے ہشت گردوں کو تیار کیا تھا، جن یونیورسٹیوں نے ڈاکٹر عاصم، عزیز بلوچ اور حسین حقانی جیسے ”محبت وطن“ تیار کئے ہیں۔ اگر پرویز خٹک یہ نہیں کرتے تو کم از کم انہیں یہ رقم جناب زرداری جیسے غریب الدیار شخص کو بھجوا دینی چاہیے۔ کیونکہ دینی مدارس سے زیادہ انہیں ”بلاول ہاؤسز“ کی فکر لاحق رہتی ہے۔

دینی مدارس کے لاکھوں طلباء کے اخراجات تو پاکستان کے نیک دل مخیر حضرات کے تعاون سے پورے ہو ہی جائیں گے لیکن پچھلے تین چار سالوں سے جو بلاول ہاؤسز کی تعمیر کا سلسلہ رگ سا گیا ہے، 30 کروڑ کی آمد کے ساتھ ہی وہ رکا ہوا سلسلہ ایک دفعہ پھر بحال کرنے میں آسانی رہے گی۔

اور ہاں دارالعلوم حقانیہ کے سربراہ کا یہ واقعی قصور ہے کہ اس نے ان افغان طالبان سے ہمدردی رکھی کہ جن افغان طالبان نے اپنے وطن کے دفاع میں امریکہ سمیت نیٹو کے عالمی غنڈوں کو عبرتناک شکست سے دو چار کیا، اگر ملا محمد عمر بھی پرویز مشرف اور زرداری حکومت کی طرح امریکہ کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیتے تو پھر سب اچھا ہو جاتا لیکن چونکہ انہوں نے اسامہ بن لادن کو امریکہ کے ہاتھوں فروخت کر کے تاریخ میں ”انسان فروش“ مشہور ہونے کے بجائے، امریکہ سے ٹخرانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس لئے ان سے ہمدردی رکھنے کی وجہ سے مولانا سمیع الحق کا قصور بھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔

ویسے جناب زرداری نے امریکہ کو دارالعلوم حقانیہ کے حوالے سے معلومات تو خوب فراہم کر دی ہوں گی۔ اس لئے اگر امریکہ اب بھی، اکوڑا خٹک میں قائم دارالعلوم حقانیہ پر ڈرون حملہ نہیں کرتا تو اس کی مرضی، ورنہ۔۔۔۔۔

ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا!

دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم مولانا سمیع الحق بہت بزرگ ہو چکے ہیں ورنہ اگر وہ ”جوان“ ہوتے تو میں ان کی خدمت میں گزارش پیش کرتا کہ وہ افغان طالبان سے ہمدردی رکھنے کی بجائے امریکہ کی غلامی کا طوق اگر اپنے گلے میں ڈال لیتے تو پرویز، زرداری اور نواز شریف کی طرح، دئی، امریکہ یا لندن میں اب تک دو چار فلیٹس کے مالک تو بن ہی چکے ہوتے، اور کچھ نہیں تو ”جمہوری قائدین“ کی طرح ان کے بھی غیر ملکی بینکوں میں کروڑوں نہیں تو لاکھوں ڈالرز ضرور پڑے ہوتے۔ ”شہنشاہ عالم پناہ“ امریکہ سے دشمنی مول لے کر انہیں کیا ملا؟ کہاں سوئس بینکوں میں پڑے ہوئے دو سو کروڑ ڈالرز اور کہاں پرویز خٹک حکومت سے ملنے والے صرف 30 کروڑ روپے کی گمانت، مولانا سمیع الحق سے میری

صرف دو چار ملاقاتیں ہی رہی ہیں اس لئے میں ان کے بارے میں زیادہ کچھ تو نہیں لکھوں گا، ہاں البتہ دارالعلوم حقانیہ کے روشن کردار کے حوالے سے میں بہت کچھ جانتا ہوں، اس دارالعلوم نے امریکہ یا برطانیہ کے غلام نہیں بلکہ اسلام کی محبت سے سرشار ”سرفروش“ پیدا کئے ہیں، اس مدرسے سے پڑھنے والے ہزاروں علماء اور صلحاء آج بھی پاکستان سمیت دنیا کے کونے کونے میں ”تعلیم“ کی شمعیں روشن کر کے طالبانِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کو منور کر رہے ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کی حب الوطنی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آج تک پاکستان کی کسی خفیہ ایجنسی یا سیکورٹی کے ادارے نے اس کے کردار پر انگلی نہیں اٹھائی، جناب زرداری خود پانچ سال تک پاکستان کے صدر رہے، پیپلز پارٹی پاکستان کے اقتدار کی مالک رہی، مگر دارالعلوم حقانیہ کے خلاف نہ انہوں نے آپریشن کیا، نہ وہاں کبھی چھاپہ مارا، اور نہ ہی اس مدرسے کے بارے میں متنازعہ شکوک و شبہات کا اظہار کیا، بلکہ زمینی حقیقت یہ ہے کہ آصف علی زرداری کی وجہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے نہ صرف یہ کہ اس مدرسے کا دورہ کیا بلکہ وہاں ایک ہال کی تعمیر کیلئے مالی وسائل بھی مہیا کئے، ان ساری حقیقتوں کو جھٹلا کر اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ امریکہ کی رضامندی کیلئے مدارس دشمنی کو پروان چڑھا کر اس ملک اور قوم کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے تو یہ اسکی خام خیالی ہے۔ (بشکریہ روزنامہ اوصاف ۲۹ جون ۲۰۱۶ء)

مؤتر المصطفیٰ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی نئی پیشکش

ماہنامہ الحق کی خصوصی اشاعت پیاد

شیخ انصیر والحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنی

حیات و خدمات نمبر

مذکرہ سوانح، فضل و کمال، منسرانہ عظمت شان، مجددانہ جلالت قدر، علمی، تدریسی، تصنیفی، اصلاحی، سیاسی، جہادی کارناموں پر مشتمل ادبی مآثر، دلچسپ حالات و واقعات، اقادات و ملفوظات، درسی نکات اور جوابہر پاروں کا حسین مرقع، ایمان افروز داستان حیات اور نامور اہل قلم کی خراج عقیدت پر مشتمل عظیم تاریخی دستاویز۔

قیمت: ۶۰۰ روپے ----- رعایتی قیمت: ۳۰۰ روپے

ترتیب و تدوین	مدیر اعلیٰ	بیاہتمام و نگرانی
محمد اسرار الحق مدنی	مولانا اشفاق الحق مدنی	مولانا اسماعیل الحق مدنی